زنا و فحاشی کا ذمہ دار کون؟ لبرل ازم زنا کے خلاف ہے؟

مجیب: ابو احمد محمد انس رضا عطاری

مصدق: مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: Lhr-12771

تاریخ اجراء: 10 رمضان المبارک 1445ھ / 21 مارچ 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ جب ہمارے یہاں کوئی ریپ کیس ہوتا ہے اور علمائے کرام اس کی مذمت کے ساتھ ساتھ اس کے اسباب پر بات کرتے ہیں، تو لبرل لوگ علماء پر اعتراض کرتے ہیں کہ اس طرح کے واقعات لبرل اصولوں کے بھی منافی ہیں۔ کیا لبرل لوگوں کی یہ بات درست ہے؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

لبرل لوگوں کی یہ بات اس طور پر درست نہیں کہ پہلے یہ بے حیائی عام کر کے لوگوں کے جذبات بھڑکاتے ہیں اور جب لوگ نفس کے ہاتھوں بے قابو ہو کر غلط راہ پر چلتے ہیں، تو پھر یہ مذمت کرتے ہیں، نیز ان کی مذمت بھی زبردستی کی حد تک ہے، اگر رضامندی کے ساتھ کوئی عورت چاہے وہ کسی کی بیوی ہو، ماں ہو یا بیٹی ہو وہ معاذ اللہ بدکاری کروائے ، تو اس پر ان کو اعتراض نہیں۔ یعنی ان کے اخلاقیات بھی عجیب و غریب ہیں۔ نیز جب معاشرے میں اس طرح کے واقعات کو ہمیشہ کے لیے ختم کرنے کے لیے اسلامی سزائیں نافذ کرنے کا کہا جائے تو لبرل لوگوں کو اس پر بھی اعتراض ہوتا ہے۔

لہٰذا علمائے کرام اس طرح کے واقعات پر جب لبرل پر اعتراض کرتے ہیں، تو وہ بالکل حق ہے کہ اسلام جس طرح بے حیائی سے روکتا ہے، اسی طرح بے حیائی کے اسباب (دیکھنا، چھونا، غیر محرم سے خلوت) سے بھی منع کرتا ہے تاکہ معاشرے میں بے حیائی و بدامنی نہ پھیلے اور عزتیں محفوظ رہیں۔ شریعت نے نگاہ کے ساتھ ساتھ شرمگاہ کی حفاظت، بے حیائی سے بچنے کا حکم دیا ہے اور زنا کے عام ہونے بلکہ اسے حلال سمجھنے کو قیامت کی نشانیوں میں سے شمار کیا ہے، لہٰذا وہ لوگ جو حقوق نسواں کی آڑ میں بے حیائی کو عام کرنے میں کوشاں ہیں، وہ اللہ عزوجل کے عذاب کے مستحق، قابلِ ملامت اور شیطانی راہ پر ہیں۔

قرآن پاک میں ہے:﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ(۳۰) وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ﴾ ترجمہ کنزالایمان:(اے رسول !) مسلمان مَردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے بہت ستھرا ہے؛ بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں۔(پ18،النور:30،31)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:"جن چیزوں کا دیکھنا جائز نہیں، انہیں نہ دیکھیں۔ خیال رہے کہ اَمرَد لڑکے کو شہوت سے دیکھنا حَرام ہے؛ اسی طرح اجنبیہ کا بدن دیکھنا حرام، البتہ طبیب (Physician) مرض کی جگہ کو اور جس عورت سے نِکاح کرنا ہو، اسے چھپ کر دیکھنا جائز ہے۔ نیچی نِگاہ رکھنا، اسبابِ زنا (بدکاری کے اسباب) سے بچنا، تہمت کے مَقام سے بھاگنا بہت بہتر ہے۔"(تفسیرنورالعرفان مع کنز الایمان، پ ۱۸، النور، تحت الآیۃ ۳۰)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:﴿وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَ سَآءَ سَبِیْلًا﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ۔(پ15،بنی اسرائیل:32)

قرآن پاک میں ہے:﴿وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ﴾ ترجمہ: بے حیائی کے کاموں کے قریب بھی مت جاؤ خواہ وہ ظاہر ہوں یا مخفی۔(پ8،الأنعام،151)

قرآن پاک میں ہے﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ﴾ ترجمہ کنزالایمان: تو فرماؤ: بیشک اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔(پ 8،الأعراف،28)

سنن ابوداؤد، نسائی اور جامع ترمذی کی حدیث پاک ہے:"عن أبی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المرأۃ إذا استعطرت فمرت بالمجلس فھی کذا و کذا یعنی زانیۃ"ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورت جب خوشبو لگا کر مجلس پر گزرے تو وہ ایسی ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔(جامع ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی کراھیۃ خروج المرأۃ متعطرۃ ،جلد5، صفحہ106، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

اس حدیث کی شرح کے متعلق التیسیر بشرح جامع الصغیر میں ہے:"(أیما امرأۃ استعطرت) أی استعملت العطر أی الطیب یعنی ما ظھر ریحہ منہ (ثم خرجت) من بیتھا (فمرّت علی قوم) من الأجانب

(لیجدوا ریحہا)أی بقصد ذلک (فہی زانیة)أی علیہا مثل إثم الزانیة لأن فاعل السبب کفاعل المسبب"ترجمہ:کوئی عورت ایسی خوشبو لگائے جس کی خوشبو ظاہر ہو پھر وہ گھر سے باہر نکلے اور اجنبی قوم پر گزرے اور اس قوم کو یہ خوشبو آئے، عورت کا مقصد بھی یہی ہو تو اس پر زنا کی مثل گناہ ہے، اس لئے کہ جو سبب کو کرنے والا ہے، ایسا ہے جیسے مسبب کو کرنے والا ہے۔(التیسیر بشرح الجامع الصغیر، جلد1، صفحہ836، مکتبۃ الإمام الشافعی، ریاض)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں:"شریعت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس طرح فتنہ کو حرام فرمایا، دواعی فتنہ کو بھی حرام فرمادیا۔۔۔اجنبیہ سے خلوت، نظر، مس، معانقہ، تقبیل اس لئے حرام ہوئے کہ دواعی ہیں۔ دواعی کے لئے مستلزم ہونا ضرور نہیں ہزارہا خلوت و نظر بلکہ بوس وکنار واقع ہوتے ہیں اور مدعوالیہ یعنی زنا واقع نہیں ہوتا۔"قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والفرج یصدق ذلک اویکذب بہ رواہ الشیخان وابوداود والنسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ"ترجمہ:حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔ اس کو بخاری، مسلم، نسائی اور ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے بیان فرمایا۔"(فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ120، رضا فائونڈیشن، لاهور)

الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ میں ہے:"فمن سد الذرائع إلى الزنی تحریم النظر المقصود إلى المرأة، وتحریم الخلوة بہا، وتحریم إظہارہا للزینة الخفیة، وتحریم سفرہا وحدہا سفرا بعیدا ولو لحج أو عمرة على خلاف وتفصیل فی ذلک، وتحریم النظر إلى العورات، ووجوب الاستئذان عند الدخول إلى البیوت، وکثیر من الأحکام الواردة فی الکتاب والسنة مما یتعلق بذلک"ترجمہ:زنا کی روک تھام میں سے ہے کہ عورت کی طرف نظر مقصود (قصداً اس کی طرف نظر) حرام ہے، اس سے خلوت حرام ہے۔ عورت کے لئے مردوں پر خفیہ زینت کا اظہار حرام ہے، عورت کے لئے غیر محرم کے ساتھ دور کا سفر اگرچہ وہ سفر حج وعمرے کا ہو حرام ہے اور اس مسئلہ میں اختلاف وتفصیل ہے۔ ستر عورت کی طرف نظر حرام ہے۔ گھر میں داخل ہونے کے لئے اجازت واجب ہے اور اسی طرح کثیر مسائل کتاب وسنت میں اس کے متعلق وارد ہیں۔
(الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ، جلد24، صفحہ270، دار الصفوة، مصر)

ابن ماجہ کی حدیث پاک ہے:"عن أبی ہریرة قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما أکثر ما یدخل الجنة؟قال: التقوى، وحسن الخلق، وسئل ما أکثر ما یدخل النار؟قال: الأجوفان: الفم والفرج"

ترجمہ: حضرت ابوہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل جنت میں جانے کا زیادہ سبب ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تقویٰ اور حسن اخلاق۔ سوال ہوا کہ کون سا عمل جہنم میں لے جانے کا زیادہ سبب ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: منہ اور شرمگاہ۔(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر الذنوب، جلد2، صفحہ 1418، دار إحیاء الکتب العربیہ)

روضۃ المحبین میں ابن قیم لکھتا ہے:"قد ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنہ قال: لا یؤمن أحدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت بہ وصح عنہ أنہ قال: أخوف ما أخاف علیکم شہوات الغی فی بطونکم وفروجکم ومضلات الھوی"ترجمہ: تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا ہے جب تک وہ اپنی خواہشات کو اس کے تابع نہ کرلیں جو احکام میں لے کر آیا ہوں۔ صحیح روایت آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس چیز کا میں تم پر زیادہ خوف کرتا ہوں وہ تمہارے پیٹوں اور شرمگاہوں میں موجود شہوات اور خواہشات کی گمراہی ہے۔(روضۃ المحبین ونزھۃ المشتاقین، صفحہ 477، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

مصنف عبد الرزاق، ترمذی اور بخاری میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زنا کے عام ہونے کے متعلق پیشین گوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:"عن أنس بن مالک، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إن من أشراط الساعۃ: أن یرفع العلم ویثبت الجھل، ویشرب الخمر، ویظھر الزنا"ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی شرائط میں سے ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہل ظاہر ہوگا؛ شراب پی جائے گی اور زنا ظاہر ہوگا۔(صحیح بخاری، کتاب العلم، باب رفع العلم وظھور الجھل، جلد1، صفحہ 27، دار طوق النجاۃ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:"أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ستکون أربع فتن: فتنۃ یستحل فیھا الدم، والثانیۃ یستحل فیھا الدم والمال، والثالثۃ یستحل فیھا الدم والمال والفرج"ترجمہ: چار فتنے ہوں گے: ایک خون کو حلال سمجھا جائے گا، دوسرا خون ومال کو حلال سمجھا جائے گا، تیسرا خون مال اور زنا کو حلال سمجھا جائے گا۔(المعجم الکبیر، باب العین، أبو معبد عن الحسن عن عمران بن حصین، جلد 18، صفحہ 180، قاھرہ)

ایک روایت "الکبائر" میں امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 748ھ) نقل کرتے ہیں: "ثم یجیء الآخر فیقول لم أزل بفلان حتی زنی فیقول إبلیس نعم ما فعلت فیدنیه منه ویضع التاج علی رأسه" ترجمہ: پھر (شیطان اپنے چیلوں میں سے) دوسرے کے پاس آتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں فلاں کے پیچھے پڑا رہا یہاں تک کہ اس نے زنا کر لیا۔ شیطان کہتا ہے یہ تو نے بڑا کام کیا۔ تو اسے اپنے قریب کرتا ہے اور اس کے سر پر تاج رکھ دیتا ہے۔ (الکبائر للذهبي، الكبيرة العاشرة: الزنا، صفحه 52، مطبوعه بیروت)

صراط الجنان میں ہے: ﴿اِنَّمَا یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ الْفَحْشَآءِ: **وہ تمہیں صرف برائی اور بے حیائی کا حکم دے گا۔**﴾ سوء اور فَحشاء کو مُترادف یعنی ہم معنیٰ بھی قرار دیا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سوء سے مراد مطلقاً گناہ ہے اور فَحْشَآءِ سے مراد کبیرہ گناہ ہیں۔

شیطان کا کام ہی یہ ہے کہ وہ لوگوں کو برائی کی طرف بلائے، کفر و شرک کی طرف، اللہ تعالیٰ کے متعلق غلط عقائد منسوب کرنے کی طرف یا اس کے حلال کردہ کو حرام کہنے اور اس کے حرام کردہ کو حلال کہنے کی طرف، برے کاموں مثلاً جھوٹ، غیبت، چغلی، وعدہ خلافی، بہتان، لڑائی فساد، حسد، بغض و کینہ، تکبر و اَنانیت، نفرت و عداوت، جنگ و جَدل، تذلیل و تحقیر، استہزاء والزام تراشی وغیرہ چیزوں کی طرف بلائے۔ یونہی بے حیائی کے کام گانے، باجے، فلمیں، ڈرامے، ناچ، مُجرے، بدنگاہی، فحش گفتگو، گندی باتیں، ناجائز تعلقات، بری نیت سے دیکھنا، چھونا، بدکاری وغیرہ گناہوں کی طرف بلانا شیطان کا کام ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ آج کل ان برائیوں میں سے بہت سی چیزوں کی طرف بلانے میں گھر والوں اور دوست احباب، گھر، بازار، معاشرہ، افسر وغیرہ کا تعاون یا ترغیب ہوتی ہے۔ کوئی آدمی نیکیوں کی طرف آنے کا سوچتا بھی ہے تو مذکورہ بالا افراد اسے کھینچ کر گناہوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ اے کاش! ہمیں اچھی صحبت، اچھا مطالعہ، اچھا گھرانہ اور اچھے دوست مل جائیں۔" (صراط الجنان، جلد 1، صفحه 272، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net